آیاتہا ۲۵ | سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ مَکِّیَّۃٌ ۸۴ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا
الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا
ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ
يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَ
مَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

"(یاد کرو) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور کان لگا کر سنے گا اپنے رب کا فرمان اور اس پر فرض بھی یہی ہے۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ اور باہر پھینک دے گی جو کچھ اس کے اندر ہے اور خالی ہو جائے گی۔ اور کان لگا کر سنے گی اپنے رب کا فرمان اور اس پر فرض بھی یہی ہے۔ اے انسان! تو محنت سے کوشاں رہتا ہے اپنے رب کے پاس پہنچنے تک پس تیری اس سے ملاقات ہو کر رہتی ہے۔ پس جس کو دیا گیا اس کا نامۂ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں۔ تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا۔ اور واپس لوٹے گا اپنے گھر والوں کی طرف شاداں و فرحاں۔ اور جس (بدنصیب) کو اس کا نامۂ عمل پس پشت دیا گیا۔ تو وہ چلائے گا ہائے موت! ۔ اور داخل ہوگا بھڑکتی آگ میں۔ بے شک وہ (دنیا میں) اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم رہا کرتا تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ وہ (اللہ کے حضور) لوٹ کر نہیں جائے گا۔ کیوں نہیں۔ اس کا رب اسے خوب دیکھ رہا تھا۔ پس میں قسم کھاتا

marfat.com
Marfat.com

ہوں شفق کی۔ اور رات کی اور جن کو وہ سمیٹے ہوئے ہے۔ اور چاند کی جب وہ ماہ کامل بن جائے۔ تمہیں (بتدریج) زینہ بہ زینہ چڑھنا ہے۔ پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کفار اسے (الٹا) جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو ان (کے دلوں) میں بھرا ہوا ہے۔ پس آپ انہیں خوشخبری سنائیں دردناک عذاب کی۔ البتہ جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے ایسا اجر ہے جو منقطع نہ ہوگا''۔

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ تو انہوں نے سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ تو میں نے ان سے اس کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا ہے۔ پس میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپ سے جا ملوں گا۔(2)

ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ (العلق: 1) میں سجدہ کیا ہے۔(3)

امام بغوی نے معجم میں اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کیا۔

امام ابن خزیمہ، رویانی نے مسند میں اور ضیا مقدسی رحمہم اللہ نے المختارہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اس جیسی سورتوں کی قرأت فرماتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: آسمان کہکشاں سے پھٹے گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر نقل کی ہے: وَ اَذِنَتْ اور اس نے اطاعت کی۔ وَ حُقَّتْ اور یہ اطاعت و فرمانبرداری اس پر فرض اور لازم ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا: وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ فرمایا: اس نے اپنے رب کے فرمان کی اطاعت کی۔ اور اطاعت کرنا اس کے لیے فرض بھی ہے۔

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ذکر السور، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما کان یسجد فی المفصل، جلد 1، صفحہ 369 (4236)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، جلد 1، صفحہ 562 (1058)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا اس نے کلام سنا جو بھی اللہ تعالیٰ نے اس سے کلام فرمایا۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ اور اس نے اپنے رب کا فرمان سنا اور اس کی اطاعت کی۔ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ فرمایا جب قیامت کے دن زمین پھیلا دی جائے گی۔ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا تو وہ اپنے اندر موجود مردوں کو باہر نکال دے گی۔ وَ تَخَلَّتۡ اور ان سے خالی ہو جائے گی۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وہ سونے کے ٹکڑوں کو نکال دے گی۔

امام فریابی، عبد بن حمید، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بیت اللہ شریف زمین سے دو ہزار برس پہلے موجود تھا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ کہ زمین بیت اللہ شریف کے نیچے سے مکمل طور پر پھیلا دی گئی۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین ظاہر سطح کے پھیلانے کی طرح پھیلا دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ مخلوقات، انسان، جنات، چوپائے اور وحشی جانور سب کو اٹھائے گا۔ اور اس دن اللہ تعالیٰ چوپاؤں کے درمیان قصاص کا حکم نافذ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ ایسی بکری جس کے پیدائشی سینگ نہیں وہ سینگوں والی بکری سے قصاص لے گی۔ اور جب اللہ تعالیٰ چوپاؤں کے درمیان قصاص سے فارغ ہوگا تو انہیں فرمائے گا تم مٹی ہو جاؤ۔ پس کافر انہیں دیکھے گا تو کہے گا: یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا (النبأ:40) اے کاش! میں مٹی ہوتا۔

حاکم نے سند جید کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین کی ظاہر سطح کو پھیلا دیا جائے گا۔ پھر اس میں سے انسان کے لیے اپنے قدم رکھنے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

ابو القاسم ختلی نے الدیباج میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ الآیہ کے تحت فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین پھٹے گی اور اپنی قبر میں سیدھا بیٹھ جاؤں گا۔ پھر زمین حرکت کرنے لگے گی۔ اور میں اسے کہوں گا: تجھے کیا ہوا ہے؟ تو وہ جواب دے گی: بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میرے اندر ہے میں اسے باہر نکال دوں اور میں خالی ہو جاؤں۔ پھر اسی طرح ہو جاؤں جس طرح پہلے تھی۔ جب کہ مجھ میں کوئی شے نہ تھی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے: وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ فرمایا اس نے اپنے رب کا فرمان سنا اور اطاعت کی۔ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ فرمایا: وہ زمین اپنے بوجھوں اور جو اس میں خزانے اور لوگ (مدفون) ہیں سب کو نکال دے گی۔ یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فرمایا: اے انسان!

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2 صفحہ 563 (3910)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً (3911)

marfat.com
Marfat.com

تو اس کے لیے مسلسل اور سخت کوشش کرتا ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے: اے انسان! تو اپنے رب کی طرف مسلسل کوشش اور محنت کرتا رہتا ہے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا کے تحت یہ بیان کیا ہے: بے شک تو سخت محنت کرتا رہتا ہے۔ فَمُلٰقِيْهِ (انشقاق:6) فرمایا: تیری اپنے عمل سے ملاقات ہو کر رہے گی۔(3)

امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کا محاسبہ کیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ تو میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا ہے: فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا تو آپ نے فرمایا: یہ حساب کے بارے نہیں۔ بلکہ یہ تو عرض (پیشی) ہے اور جس کے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔(4)

امام احمد، ابن جریر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے کسی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے (کہ آپ نے اس طرح کہا) ''اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا'' اے اللہ! میرا حساب آسان فرما دینا۔ جب آپ فارغ ہو کر واپس آئے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم حساب یسیر کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نامۂ اعمال میں دیکھے اور اس سے چشم پوشی فرما لے۔ کیونکہ جس کے حساب میں مناقشہ ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا۔(5)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ حساب یسیر یہ ہے کہ وہ اس کے گناہوں کو جانتا ہے اور پھر اس کے لیے چشم پوشی فرما لیتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے: قیامت کے دن جس کا حساب لیا جائے گا اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور فرمایا فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ (الرحمٰن)

بزار، طبرانی اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے: تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر حساب آسان فرما دے گا اور اسے اپنی رحمت کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔ تو اسے عطا کرے جو تجھے محروم رکھتا ہے، تو اسے معاف کر دے جو تیرے ساتھ ظلم کرے اور تو اس سے صلہ رحمی کرے جو تیرے ساتھ قطع تعلقی کرے۔(6)

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 09-407 (3544,53)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 220 (35498)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 142، دار احیاء التراث العربی بیروت

4۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب اثبات الحساب، جلد 18-17، صفحہ 171 (2876)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مسند امام احمد، جلد 6، صفحہ 48، دار صادر بیروت 6۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 563 (3912)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا کہ وہ جنت میں اپنے گھر والوں کی طرف شاداں وفرحاں لوٹے گا۔ اور قول باری تعالیٰ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ کے تحت فرمایا: اس کے ہاتھ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر اس کی پشت کے پیچھے رکھ دیا جائے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک آدمی کو قیامت کے دن حساب کی طرف بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: اے فلاں! آ جا حساب کی طرف۔ فرمایا: یہاں تک کہ وہ کہے گا میرے سوا کوئی اور مراد ہے جسے حساب کے لیے حاضر کیا جا رہا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ثُبُوْرًا سے مراد ویل اور ہلاکت ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا بے شک وہ دنیا میں اپنے اہل وعیال میں خوش وخرم رہا کرتا تھا۔

فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی نے البعث میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ اس کی پشت کے پیچھے رکھا جائے گا اور وہ اسی کے ساتھ اپنا نامہ عمل پکڑے گا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے: اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ بے شک وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ کا معنی ہے کہ وہ ہرگز لوٹ کر نہیں جائے گا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ ہرگز ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئے گا۔

امام طستی نے مسائل میں اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ کے بارے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کا معنی ہے کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ اس کا تعلق لغت حبشہ سے ہے۔ یعنی وہ کہتا ہے کہ وہ ہرگز آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر نہیں جائے گا۔ نافع نے کہا: کیا عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے لبید کا قول نہیں سنا:

وَمَا الْمَرْءُ اِلَّا كَالشِّهَابِ وَضَوْءُهُ يَحُوْرُ رَمَاداً بَعْدَ اِذْ هُوَ سَاطِعٌ

"آدمی نہیں مگر شہاب کی طرح کہ اس کے پھیلنے اور چمکنے کے بعد اس کی روشنی راکھ بن جاتی ہے"۔ (3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 145، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 408 (3547)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ معجم کبیر، جلد 10، صفحہ 251، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

marfat.com

Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ کے تحت کہا: کیا تو نے حبشی کو نہیں سنا جب اسے کہا جائے: ''حُرْ اِلٰی اَهْلِكَ'' یعنی تو اپنے گھر والوں کی طرف چلا جا؟

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عوام بن حوشب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا بِالشَّفَقِ (کیا ہے) تو انہوں نے فرمایا: بے شک شفق سورج سے ہے۔(1)

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن منذر، عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِالشَّفَقِ سے مراد سرخی ہے۔(2)

امام سعید بن منصور اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ کا معنی ہے قسم ہے رات کی اور ان کی جو اس میں داخل ہیں۔

امام ابو عبید نے فضائل میں، ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے قسم ہے رات کی اور ان کی جنہیں وہ جمع کیے ہوئے ہے۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ آپ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ کی تفسیر میں کہتے ہیں قسم ہے رات اور ان کی جو اس میں پناہ لیتی ہیں اور جنہیں وہ جمع کیے ہوتی ہے یعنی سانپ، بچھو اور کیڑے مکوڑے وغیرہ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَمَا وَسَقَ کے بارے بیان کیا۔ ہے کہ قسم ہے رات کی اور اس عمل کی جو اس میں کیا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ کا معنی ہے قسم ہے چاند کی جب وہ مکمل ہو جائے۔(4)

امام طستی نے مسائل میں، طبرانی اور ابن الانباری نے الوقف والابتداء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نافع بن ازرق نے ان سے وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کا معنی ہے ان کا جمع ہونا، مکمل ہونا۔ نافع نے عرض کی: کیا عربوں میں یہ معنی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے ابن صرمہ کا قول نہیں سنا:

اِنَّ لَنَا قَلَائِصًا نَقَانِقًا مُسۡتَوۡ سِقَاتٍ لَوۡ یَجِدۡنَ سَائِقًا

''بے شک ہمارے پاس شتر مرغ (کی مثل) لمبی ٹانگوں والی اونٹنیاں ہیں وہ جمع ہو جاتی ہیں اگر کسی سائق کو پالیں''۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ کا مفہوم ہے قسم ہے چاند کی جب وہ گول ہو جائے۔(5)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب الشفق ما ھو، جلد 1، صفحہ 293 (3364)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً (3362)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 147، داراحیاء التراث العربی بیروت
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 49-147
5۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 408 (3549)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن الانباری نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: معنی ہے قسم ہے رات کی اور جن کو وہ سمیٹے ہوئے ہے۔ کیا تو نے یہ قول نہیں سنا ہے:

اِنَّ لَنَا قَلَائِصَا نَقَانِقَا مُسْتَوْسِقَاتٍ لَوْیَجِدْنَ سائقا

عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ سے مراد تیرہویں رات کا چاند ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کا معنی ہے کہ تمہیں بتدریج ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ تمہیں بتدریج ایک امر کے بعد دوسرے امر کی طرف بڑھنا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تمہیں بتدریج ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔ فرمایا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے بارے) ہے۔(1)

امام ابو عبید نے القراءات میں، سعید بن منصور، ابن منیع، ابن جریر، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ یعنی باء کے فتحہ کے ساتھ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتدریج ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔(2)

امام طیالسی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے آسمان کی طرف زینہ بہ زینہ چڑھنا ہے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن منذر، حاکم نے الکنی میں، ابن مندہ نے غرائب شعبہ میں، ابن مردویہ اور طبرانی رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لَتَرْكَبُنَّ کو نصب کے ساتھ ''لَتَرْكَبَنَّ'' پڑھا ہے اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک آسمان کے بعد دوسرے آسمان کی طرف چڑھنا ہے۔(4)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔

1۔ صحیح بخاری، باب السور، جلد 3، صفحہ 303 (4839)، دار الفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 151، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ معجم کبیر، جلد 11، صفحہ 101 (11173)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

4۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 95 (10068)

marfat.com
Marfat.com

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، فریابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن مردویہ، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا، پھر شق ہو جائے گا پھر وہ سرخ ہو جائے گا۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح رنگ برنگا ہو جائے گا گلاب کے پھول کے رنگ کی طرح ہو جائے گا، ڈھیلا اور کمزور ہو جائے گا اور پھٹ جائے گا۔ پس اس طرح وہ مختلف حالات سے گزرے گا۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کے تحت قول بیان کیا ہے کہ تم ہر بیس سال میں ایسے نئے امر پر ہو گے جس پر تم پہلے نہ تھے۔

امام ابن منذر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک قوم جس کے معاملات دنیا میں انتہائی خسیس اور گھٹیا تھے وہ آخرت میں بلند ہو جائیں گے۔ اور ایک قوم جو دنیا میں بڑے معزز و محترم تھی وہ آخرت میں پست ہو جائے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ تم نے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔ ایک دنیا دار انسان خوشحالی میں تھا جب کہ پھر وہ آزمائش اور ابتلاء میں پڑ گیا۔ اور ایک انسان آزمائش میں تھا جب کہ وہ پھر خوشحال ہو گیا۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے الحلیہ میں حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: تم ہر بیس سال میں ایک ایسے حال پر ہوتے ہو جس کی مثل حالت پر پہلے تم نہ تھے۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ابو العالیہ نے نصب کے ساتھ لَتَرْكَبَنَّ پڑھا ہے۔

عبد بن حمید نے ابو عمرو بن العلاء سے روایت کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لَتَرْكَبَنَّ نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے صیغہ جمع کی صورت میں لَتَرْكَبُنَّ یعنی تاء کے ساتھ اور باء کے رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ بِمَا يُوْعُوْنَ کا معنی ہے جسے وہ چھپاتے ہیں (3) اور لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ کے بارے فرمایا ان کے لیے بے حساب اجر ہے۔

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 409 (3556)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 6 5، صفحہ 184، مطبعۃ السعادۃ مصر　3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 410 (3559)

marfat.com

Marfat.com

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ کے بارے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے غیر منقوص یعنی ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کم نہیں ہوگا۔ تو نافع نے پوچھا: کیا عرب اس معنی سے آگاہ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں کیا تو نے زہیر کا یہ قول نہیں سنا ہے:

فَضَلَ الْجَوَادُ عَلَى الْخَيْلِ الْبَطَاءِ فَلَا يُعْطِي بِذٰلِكَ مَمْنُوْنًا وَلَا نَزِقًا

''جواد (تیز رفتار گھوڑا) کو ست رفتار گھوڑے پر فضیلت حاصل ہے۔ پس اس کے سبب نہ کوئی اجر دیا جاتا ہے اور نہ ہی خوشحالی (لائی جاتی ہے)''۔

marfat.com

Marfat.com